بتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ اور بعد بعثت دین کے واسطے ایک سردار
مقرر کرنا جو لائق ہو اور قریش کی قوم سے ہو واجب ہے اور جتنی آیات اور احادیث ہیں
سبکے معنی ظاہر حق ہیں اور مراد الٰہی پس سوچو مسلمانون اور تعصب دور کرو کہ یہ باتین
سلامت کی راہ ہیں اور بیشک وسیلہ نجات تقدیر نیکی اور بدی کی اللہ سے ہونا آیہ قرآنی
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ سے بوجہا جاتا ہے ترجمہ اور خدا نے پیدا کیا تمکو اور جو
تم عمل کرتے ہو اور دیدار آیہ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ سے یعنی اپنے رب کی طرف دیکھنے
والے ہون گے اور بہت احادیث موجود ہین اور صراط و حساب و کتاب و نامۂ اعمال
ثابت ہے صاف صاف آیات قرآن سے اور عذاب قبر ہی احادیث صحیحہ سے ثابت
اور عصمت پیغمبرون کی متفق علیہ ہے اکثر امت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور
اوسکا انکار اس ملک مین کسی مذہب والون کو نہین ہے کہ حاجت دلیل لکھنے کی ہو اور
اصحاب کی نیکی پر بہی سب امت کو اتفاق ہے اور حدیث ناطق اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ
لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ فضیلت کو کافی
ہے ترجمہ ڈرو خدا سے میرے اصحاب کے حق مین نشانہ بناؤ اونکو میرے بعد جو اونکو دوست
رکہے گا اور چار خلیفہ کی فضیلتین سیکڑون احادیث مین آئین صحاح ستہ اس سے
بہرے ہے اور قرآن کو خدا نے آیات بینات فرمایا پہیلی نہین ہے اور اس مین سلامت اور
نجات اسواسطے نظر آتی ہے کہ اگر مخالف ان چیزون کو غور سے دیکھے تو کچہ آخرت

ہلاک ہین اور وہ مسئلہ تقدیر اور مسئلہ امامت ہی اسی پر مدار ہی تمام مذہب شیعہ کا
اور سبب شیوع جہل کے تعزیہ داری اور ماتم محرم بہی گویا داخل مذہب شیعہ ہی
یہان تک کہ اکثر قابل لوگون نے اس کے جواز مین بہت رسالے بنائے ہین اب یہہ دونون
باتین بہ تفصیل ذکر کرتا ہون ہوشیار ہو کر سنو اور سوچو اور راہ سلامت ڈہونڈہو پہلے
مسئلہ تقدیر کا حال سنو کہ آپ سے آپ موجود اللہ ہی پس وہی موجود حقیقی ہی سارا
عالم اس قبیل مین شریک اور جو چیز ہوئی اوسی کے اندازہ کرنے سے ہوئی یہہ متفق
علیہ جمہور خلائق باقی رہی یہہ بات کہ افعال اور اعمال بندون کے کسی کے مخلوق ہین
اہل سنت کے نزدیک اللہ جل شانہ کے مخلوق کیونکہ خالقیت اوسکی شان ہی پر کرنیوالا
بندہ ہی اوسکو کاسب بولتے ہین اور معتزلیون نے یون خیال کیا کہ زنا اور چوری کا
خالق خدا کو کہنا بڑا عیب لگانا ہی پہر بندیکا کیا قصور رہا بندہ خود اپنے کامون کا
خالق ہی ہائے اتنا نہ سوچا نجانا کہ برائی کرنا عیب ہی برا پیدا کرنا عیب نہین اگر برا پیدا
کرنا عیب ہو شیطان کو کسنے پیدا کیا اور سور کو کسنے اور اژدہا کسکا بنایا اور بندہ
اگر آپہی خالق ہو خدا سے الزام نہین چہوٹتا اسواسطے کہ بندے کو اختیار کسنے بخشا
اور روکنے پر قدرت تہی کیون نہ روکا بہلا لڑکے کو چہری ہاتہہ مین دیوے لڑکا
پیٹ مارے البتہ دینے والے کو الزام ہوگا اور باپ پیٹ مارتے دیکہے اور روکنے کی قدرت
قدرت کے اوسپر الزام ہوگا اون لوگون نے مطلب خالقیت اور کام کرنیکا نہ پہچانا
پیدا کرنا اور کرنا دونون ایک جانا اب سلامت اسمین ہی کہ خدا کو خالق جانے کیونکہ

امام کا مسلمانون پر واجب ہی جبکہ مسلمان مقرر امام کو سردار کرین وہ امام ہوا اور
احکام اوسکے ذمے پر واجب ہو جاتے ہین یہہ امام ظاہری ہی اور جو فاجر اور ظالم
مطابق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو سرمو مخالف نہو وہ خلیفہ برحق ہے
اسی واسطے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد خلافت تیس
برس تک ہی وہ زمانہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذی النورین
اور حضرت علی مرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین ہین تک تمام ہوا پہر تجاوز وقت ہونے
لگا اور حضرت ... یہ جیسا امام ہوتے ہین باطنی امام مطلب ہوتا ہی وہ ہر زمانے
مین ہوا کرتا ہی خدا کی طرف سے مقرر اوسکا حکم سب پر جاری ہی خواہ لوگ واقف ہون یا
نہون ظاہر مین باطن یا تابعین طریقہ ہدایت مین وہ امام جو راہ چلتا ہی تمام عالم وہی راہ
اختیار کرتا ہی جیسے دنیا کی معاش مین طریقہ باندہتا ہی وہی ڈہنگ سب اختیار کرتے
ہین اور شیعہ امامیہ کہتے ہین کہ امام مقرر کرنا خدا پر لازم ہی اوسکا حکم خلق پر فرض
ہوتا ہی اور وہ معصوم ہی گناہون سے اور بارہ ہوئے اول حضرت علی مرتضی رضی اللہ
عنہ اور آخر حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ وہ اسی امامت کو ارکان دین سمجھتے
ہین بدون اسکے مومن صحیح نہین ہوتا اور اسی پر بنا ہی حضرت ابوبکر صدیق اور تمام
اصحاب کے برا جانتے کی یہہ بزرگوار ان کے بعد مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام
نہین جانتے تہے پس مومن نہوئے اور آپ امام ہوئے تب حق امام غصب کیا قابل
برا کہنے کے ٹہیرے پس اب ذرا متوجہ ہو اور خوب سوچو اور فکر کرو کہ شیعون نے

سمجھتے تھے اور اونکو امام خدا ہی نے کیا تہا انو کی اطاعت سے کسیکو انحراف نہ تہا
اور البتہ گناہوں سے بچے تھے حقیقۃً معصوم سوائے پیغمبروں کے کوئی نہیں پر
مجازاً ایمہ معصوم ہوئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جو مسلمانوں نے
امام کیا وہ امامت ظاہری تہی اوسی مین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے بہی اطاعت
فرمایا اوسمین انکار امامت باطنی کہان نکلا پس خیر خواہ عرض کرتا ہی اب سلامت
اسمین ہی کہ امامت اعتقاد کرے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ اور سب اماموں کو
امام جانے اور چار خلیفوں کو خلیفہ برحق سمجھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
برکت صحبت کا لحاظ کرکے جو لوگ آنحضرت کی صحبت مین عمر بہر رہے اون سے
زبان روکے اور بزرگ جانے اس کے خلاف مین سلامت نہین ذرا انصاف کرو
ادنی امام ہو یا درویش ہوتا ہو اوسکی صحبت کو تاثیر والی سمجھتے ہین اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت جو سردار اولین وآخرین افضل الانبیاء والمرسلین تھے
ایسی بے تاثیر ہے کہ جو لوگ عمر بہر صحبت مین رہے بعد وفات آنحضرت بجز چار یا
دس بارہ آدمی صرف رہ جاوین نعوذ باللہ کیا قدر رہی تربیت ایسے نبی پاک کی کیا
اماموں کی عظمت مین تحقیر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لازم آتی
جگہ ہی اور جو منافقین تھے اونکا نفاق خدا نے کہول دیا تہا اور یہ صحابہ کرام تو عمر
بہر روبروے حضرت اور بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب دین کے کاموں پر
قائم رہے صرف تہمت انکار امامت اونپر باندہی گئی اور اوسکا حال اوپر جان چکے اس

نہ زیارت کو بخلاف تعزیہ کے کہ محض زیارت کے لیے بنتا ہی اور غم یاد کرنے کو حضرت
عیسی کی صلیب بھی بنائی جاتی ہی جیسا شیخ عبد الحق دہلوی نے لکھا ہی اور اس کے
جواز کی بھی سند قرآن و حدیث سے چاہیے پس ذرا سوچو کہ بے اصل بات پر اسقدر
مضبوطی کیونکر عقل جایز رکھتی ہی اگر یہہ کام خدا کے نزدیک مقبول ہی تو بھی ہم چھوڑ کر
ہین پکڑے نجائینگے کیونکہ فرض و واجب و سنت و مستحب نہین اور اگر برا اور بدعت ہی تو
کرنے مین پکڑ کا ڈر تب عقل کا کام اس سے بچنا ٹہیرا یا ہیسا اور سوائے بنانے نقل قبرون
کے اور فساد جو قطعاً شرع مین منع ہی ہوتے ہین جیسے باجے بجانا نوحہ او رہین کرنا سر
پیٹنا چہاتی کوٹنا جہوٹی روایتین راگ سے پڑہنا یہہ کسی مذہب مین جایز نہین ہے
اور اسکی جہت سے جو ہجوم عورتون کا اور اختلاط مردون کے ساتھہ ظہور مین آتا ہی وہ
علاوہ پس ایسی چیز قابل چھوڑنے کے ہی اگر عقل درست ہی سوچو ہم کچھہ عداوت سے
نہین کہتے انصاف یون ہی ہی اسی حکم مین ہی جہنڈے یا چہڑی سالار غازی کی اور مدار کی
اور جہنڈی حضرت غوث پاک کی ہمکو تو کام انصاف سے ہی اے یارو یہی تین بات
امامیہ مین تہین جسکا ذکر بہ تفصیل کیا ذرا غور کرو احتیاط کس مین ہی تیسری اصل
صوفی روش بیہودہ لوگ ہین کہ اپنے تئین صوفی کہتے ہین اور واقع مین صوفی نہین
اونہون نے ایک عالم کو گمراہ کر رکہا ہی بڑے بڑے عاقلون کی عقل خبط کر دیا ہے
پہلے حقیقت صوفیون کی سنو بعد اوسکے اونکے مذہب کو سمجھو صوفی بمعنی صُفّی ہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب صفہ کے طریقے پر اون لوگون نے اپنے تئین دنیا سے

ذرا سوچو کہ جب تمام قرآن توحید سے بھرا ہو پیروں سے احتیاط تھی کہ لا کیوں خدا
ٹھیراوے احتیاط اسی میں ہی کہ خدا کے سوائے کسی کو موجود نہ سمجھے وحدہ لاشریک لہ
خدا کی شان ہی یعنی اکیلا اوسکا کوئی شریک نہیں اگر خدا کے سوا اور موجودات بھی
ٹھیریں موجود ہونے میں شریک ٹھیرے نعوذ باللہ منہا مگر یہ صورت موجودات کی
جو دیکھتے ہیں مجازی موجود ہیں حقیقی موجود خدا ہی ان مجازی موجودوں کے
بھی جدے جدے حکم ہیں آسمان کا اور حکم اور زمین کا اور بکری کا اور حلال اور سور کا
اور ماں اور بہن کا اور مقام اور جورو کا اور اگر فرق ان سب میں نجاست کا ذہب ہو پر احتیاط
اسی میں ٹھیرے کہ لا کیوں خدا نہ ٹھیریں مومن و مشرک میں کیا فرق رہا اگر ایک حصہ
لکھا جاوے **دوسری** تعظیم بے حد پیر کی اور پیران سلسلہ کی یہاں تک کہ بعضے
بے ادبوں نے کہا کہ اگر خدا سوائے میرے پیر کی اور صورت میں ظہور فرماوے یقین
نکروں یہاں تک ان جاہلوں نے نوبت پہنچائی خدا و رسول کو ستے سے زیادہ تعظیم
پسند نہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ
النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ای نہ بڑھاؤ مجھے جیسا بڑھایا نصاری نے عیسی
بیٹے مریم کو پھر ہر شخص کو اوسکی حد پر رکھنا احتیاط ہی پیر کو سمجھا چاہیئے کہ خدا و
رسول کے فیض کا واسطہ ہی بالاستقلال اور بالاصالۃ تعظیم خدا و رسول کی ہے
پیر کو بواسطہ اون کے پس اس سے زیادہ میں انصاف نہیں اسی افراط تعظیم کے سبب
سے اکثر جاہل فقیر صوفی روش تفضیلیہ ہو گئے یعنی حضرت علی مرتضی کو حضرت ابوبکر

ہوتے ہین خدا کا قرب نام ہی اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہہ باغ سبز ہویا نہو جو اس فن سے ناواقف ہین وہ فریب کہا جاتے ہین اور شریعت کی باتونکو یہہ صوفی روش پہیرتے ہین اب ذرا سوچو اور انصاف کرو کہ خدا کی راہ سوا ے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کون جانتا ہی جو راہ پیغمبر نے بتایا ہی وہی راہ خدا کی ہی نماز اور روزہ اور ساری نیکیان خدا کے ملنے کی راہین ہین جب یہہ راہین آپ کے نزدیک مقبول نہوئین تب کیا اتیت رجوگی کی راہین مقبول ہون گی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کے نزدیک لغو فرمانے والے ٹہیرے کہ جو راہ نہین اوسکو راہ فرمایا نعوذ باللہ پس انصاف اسی مین ہی کہ شریعت کو حق جانو اور طریقت سے جدا نہ سمجہو اور ظاہر کو اپنے شرع سے اراستہ کرو باطن کو خدا سے ملاؤ صفاے باطن کے واسطے جو ذکر و فکر و مراقبہ و مشاہدہ مقرر ہی بجالاو کیونکہ اگر ظاہر فی الحقیقت بیکار ہی تو کرنے مین کیا قباحت ہوئی اور اگر ظاہر حق ہی تو چہوڑنے مین اوسکے پکڑ ہوگی ذرا سوچو اور ساری بہولی بہولی فقیرون کی اور طعنہ اور تشنیع اسی تیسری بات پر بنا کرکے ہی خدا بچاوے چوتہے راگ باجے کے ساتہہ سننا جو راگ نہین سنتا وہ صوفی نہین کہلاتا اور وہ زاہد خشک اور بیدرد ہی شریعت کی مخالفت اس حد تک پہنچی کہتے ہین کہ ہم چشتیہ ہین ہمارے نزدیک راگ عبادت ہی سبحان اللہ جو چیز شرع مین حرام ہو وہ عبادت ٹہرے عجب دوری خدا اور رسول صلعم چشتیہ قادریہ نیاز کہا خالی راگ کا حرام ہونا البتہ شرع سے ثابت نہین اور سواے دف تمام باجون کا حرام ہونا شرع سے ثابت ہی بعد ثبوت محققین

مجلس مین لوٹ گیا اور پہہ نہین پہی سبحان اللہ عجب عقل ہی سب مسلمان شیطان
کے منکر ہین یعنی اوسکو برا جانتے ہین اور پہر اوسکے غلبے کے وقت کسی کا زور نہین
چلتا حال و قال کا منکر ہونا یہی کہ اوسکو برا جاننا اور یہہ معنی نہین ہی کہ کوئی چیز نہین ہی
محض بناوٹ ہی گو اس زمانے مین اکثر بناوٹ ہو پر اصل اسکی ہی تو اس اصل ہونے
سے خوبی اسکی کہان سے نکلی نت پینا حرام ہی پر پینے مین ایک کیفیت بے حواسی ضرور
ہی اس کیفیت ہونے سے اسکی خوبی نہین معلوم ہوتی اور جو حال صحیح ہی اوسے
اس حرام حال کو کیا مناسبت پس مومن متقی کو لازم ہی کہ اس سے نہایت کنارہ کرے
اور سمجھے کہ اسکے نکرنے مین ہرگز بگڑ نہین اور کرنے مین بگڑ بلکہ بسبب حلال جانے حرام
متفق علیہ کے خوف کفر کا ہی صوفی حقیقی کی یہی حال ہی کہ تابعداری رسول مقبول صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جان و دل سے اختیار کرے اور اون صوفی روشون کے مکر و
فریب مین نہ آوے ذرا سوچو انصاف سے کہ آدمی اپنے تئین برا نہین گنتا ہر کسی کا
نفس اپنے کو اچھا گنتا ہی جب یہہ راگ باجا درویشی کے ذریعہ درست ہوا فاسقون کو گونہ
ملا ناچ دیکھین گے راگ سنین گے مزے اوڑاوین گے درویشی کا دم مارین گے علما کو
ہنسین گے تبا ای صوفی روش خدا کے واسطے راگ کے عوض قرآن کا شغل کرو خوش آواز
سے سنو اگر قرآن مین لذت نملے فکر ایمان کرو درویشی پیچھے ہانکو یا اللہ توفیق بخش

چوتھی اصل منکر مذاہب کے بیان مین

یہہ جماعت صوفی روش کے طور پر اپنے
تئین اہل حق کے گروہ مین کہتے ہین اور واقع مین کچھہ کا کچھہ کر دیا اون کے سبب سے

اَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ تابعداری کرو خدا کی اور تابعداری کرو پیغمبر کی اور حکم والونکی تم مین سے اور اولی الامر کی لفظ پر تابعداری کرو جدا کر کے نہین فرمایا کیونکہ اونکی تابعداری بالاستقلال نہین ہی بشرط موافقت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اسواسطے پیغمبر کی تابعداری کے ساتہہ مین فرمایا پس صحابہ کے زمانے تک بڑا لطف تہا اور بے تکلف پیروی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتے تہے جب صحابہ کا زمانہ تمام ہوا سواے اسکے کہ روایت کرنے والون کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتین پہنچین اور اوس سے مطلب سمجہہ کر عمل کرین کوئی طریقہ پیروی کا نہ رہا اور بسبب تمام ہونے زمانے صحابہ کے ایک اندہیر عالم مین پڑ گیا کہ فسق و فجور کا فساد پہیلا اور عقیدے خراب ہونے لگے بدمذہبون کا ظہور ہونے لگا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہمتین شروع ہوئین پہر بسبب فسق اور جہوٹہہ باندہنے کے روایت مین شبہہ پڑنے لگا کہ یہہ کلام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی یا نہین اور بسبب بدعقیدونکے جو مطلب بگاڑتے ہین عمل مین خلل آنے لگا اور بگاڑ اور ہوتا چلا جب یہہ صورت ہوئی اللہ کے مخلص بندے اس فساد کے مٹانے پر کمر بند ہوے ایک گروہ نے اہتمام کیا کہ راویونکا حال بخوبی تلاش کر کر کے لکہا اونکا فسق اور بدعت ظاہر کیا اور تہمت کرنے والونکا نام بتا دیا صحیح حدیثین اور سقیم جدا کر دیا اس باب مین کتابین جمع کیا یہہ گروہ محدثین ہین خالص صحیح حدیثون مین کتابیں تصنیف ہوئین موطا امام مالک اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد و سنن نسائی بڑی معتبر کتابین

ہوئے امام ابو حنیفہ اور مالک اور امام شافعی اور امام احمد حنبل اونکے شاگردوں
نے بڑی جانفشانی کیا اور کتابیں لکھیں اکثر عالم میں پھیلیں اور لوگ تابعدار ہوئے
جسکو جس امام کیطرف سے فقہ ملی وہ اوسکا کہلایا حنفی اور شافعی اور مالکی
اور حنبلی ہوئے پر حقیقت میں سب پیغمبر کے تابعدار ہیں اور اونکی تابعداری کا
یہہ مطلب نہیں ہی کہ یہہ بالاستقلال شرع کے مالک ہیں جس چیز کو چاہیں حلال
کریں اور جسکو چاہیں حرام اور اسمیں ایسی مخالفت ہی جیسے مختلف شریعتیں نعوذ
باللہ منہا اور ایک تابعدار کو ہرگز ہرگز دوسرے کی اتباع ضرورت پر بھی جائز نہیں
استغفر اللہ جب مذہب کا حال معلوم ہوا پس جانو کہ ایک فرقہ پیدا ہوئے اس
زمانے میں کہ انکار مذاہب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مذہب لینا حرام ہی اور یہہ مذہبیں
بدعت اور حنفی شافعی کہلانا پڑا سبحان اللہ مذہب نام ہی راہ کا اور یہہ راہیں معلوم
ہوئیں کہ قرآن وحدیث سے نکلی ہیں پس جو چیز قرآن وحدیث سے نکلی ہو اوسکو حرام
و بدعت کہنا روا نہیں کیونکر بدعت ہوگی اور جو کوئی شخص کو جس مجتہد سے فقہ ملی وہ
اوسکے طرف مقرر نسبت کرے گا جیسے ہندوستان کا رہنے والا مقرر ہندی
کہلاوے گا ویسے ہی امام ابو حنیفہ کا تابعدار مقرر حنفی کہلاوے گا حق بات کیونکر بدعت
ہوگی مجتہد کی اطاعت بموجب قرآن پاک کے واجب ہوئی جو مجتہد نہو وہ اگر مجتہد کی
اطاعت نکرے کیا کرے اولی الامر دین ہیں انکی اطاعت میں نجات اور انحراف
میں ہلاک اس انکار مذاہب سے بڑے بڑے فساد پیدا ہوتے ہیں اور احتیاط اسمیں

حدیث مین بدون امتیاز صحیح و سقیم عمل نہین ہو سکتا ویسا ہی فقہ پر بدون مسئلہ
صحیح اور غلط پہچانے عمل نہین ہو سکتا اور یہہ دونو علما کے بتلانے سے معلوم
ہوئے پہر جاہل کو بدون عالم کے عمل ممکن نہین اور جو مجتہد نہو اوسکو بدون پیروی
مجتہد کے راہ نہین ملتی بہر حال دین مین تامل کرکے چال چلنا لازم ہی اگر اپنی سمجہہ پر
ہر شخص کو عمل ضرور ہو رافضی خارجی ہونا عجب نہین جیسا کہ ہمارے زمانے مین
واقع ہوا کہتے ہین علی مرتضی بیشک ابوبکر سے افضل ہین اور اکثر مسائل عقائد
و فروع مین شیعون کی موافقت کرلیتے ہین بدفہمی کے سبب سے ہان اگر آپ کی سمجہہ
مجتہد کی سمجہہ کواد ہو جاوے اور موافقت کرے البتہ درست ہوئے چنانچہ بعضے
آشنا ہمارے قائل ہوگئے کہ امام مہدی جنکا وعدہ حدیثون مین آیا ہی اور ساری
دنیا انصاف سے بہر گئین وہ نہین ہین جنکو محمد مہدی آخر الزمان کہتے ہین
اور حضرت عیسی کے ساتہہ ہونگے امام مہدی وہ ہین جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور عیسی کے بیچ مین ہونگے وہ جناب امیر المومنین سید احمد
دامت برکاتہ ہین کہ بالاکوٹ کی لڑائی مین غائب ہوئے بعد چندے ظہور فرمائینگے
یہہ عقیدہ نکالا اور اوسپر رسالہ بنایا چہل حدیث جمع کیا اور سبکو فرماتے ہین دوزخ
مین پڑے یہہ خرابی سلف کی تابعداری نہ کرنے سے پیدا ہوئی انکار دبہت
وجہون سے تہا پر یہہ رسالہ گنجایش نہین رکہتا اسے زیادہ یہہ منکر مذاہب مدعی
کسی مذہب کے نہین ہین اسواسطے ان کے رد کو اتنا کافی ہی اور احتیاط اتباع

دیا پاک ہوگا خدا بچاوے ان جاہلون نے لاکہون چیزین رسم پکڑ لی ہین کہان تک بیان ہو اور ہر ملک مین مختلف کیونکر قاعدہ مقرر ہو علما نے اپنے رسالون مین بتفصیل ذکر کیا دیکہہ لو لیکن ایک قاعدہ پہلے بیان کرتا ہون تا مومن پاک سمجہہ کر احتیاط کرے اور بعد اس کے تہوڑی تفصیل ہوگی قاعدہ یہ کہ مومن پاک کو بدعت اور رسم کفر سے احتراز واجب ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ جس نے نکالا میرے اس دین کے کام مین کوئی چیز جو اس دین سے نہین ہے وہ رد ہے معلوم ہوا کہ دین کی بات جو کوئی عقل سے نکالے وہ مقبول نہین مردود ہے دین وہ جس سے آخرت کا ثواب وعذاب متعلق ہو اور فرمایا مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جو مشابہت کرے کسی قوم کی وہ ان مین سے ہے پہر کوئی کافرون کی اور فاسقون کی رسم کرے گا اوسمین داخل ہوگا پہر اجمالاً ذکر ان جاہلون نے دو طرح کی رسمین اختیار کی ہین ایک وہ کہ ازرہ ثواب کرتے ہین دوسری کافرون سے لی ہے پہر قسم اول جو ثواب کی راہ سے کرتے ہین اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ سے ہرگز ثابت نہین وہ بدعت ہے اور گمراہی اور بدعت حسنہ جو لوگ کہتے ہین وہ حقیقت مین سنت ہے اور وہ صحابہ اور مجتہدون کے کہنے سے معلوم ہوتی ہے یہہ نہین کہ جسکو ہم چاہین حسنہ ٹہیرالین استغفراللہ اور بدعت والے دوزخ کے کتے ہین اور بعضی چیزین

سنت جانتے ہین تعویذین لکھتے ہین یہہ کچھہ ثابت نہین پر بلای عالمگیر سے خدا
بچاوے ہان اگر کوئی عامل بطور عمل کے اُس روز تعویذ تیار کرے کچھہ شرع سے
علاقہ نہین دین سے متعلق نہین ربیع الاول کے مہینے مین شرع سے کچھہ ثابت
نہین جاہلون نے اِسکو بارہ وفات بنایا اور کتہہ ملاؤن نے مولود کا مہینا گنا
اِس معنی سے کہ اِسمین مجلس مولود کرنا چاہیئے اور ثواب ہی ذرا حقیقت اِسکی سنو
کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیدا ہونا تمام عالم کے واسطے عید ہی
اور خوشی جو اس خوشی پر خوش نہو اوسکو خدا خوش نہ رکھے پر یہہ خوشی قیامت
تک برابر ہی یہہ نہین کہ ربیع الاول مین خوشی ہی اور دوسرے مہینون مین نہین
یہہ آفتاب پیغمبری جب طلوع ہوا قیامت تک غروب نہین اسکا نور دائمی ابدی ہی پھر
خوشی مہینے کی نہین پھر جو شخص ربیع الاول کو خاص کرے اِس خوشی کو اور مجلس کرے
سب مہینون سے زیادہ البتہ بدعت کا طور ہی باقی ذکر ولادت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس مین پڑہنا اور خوشی کرنا اور خوش ہونا بے تعین تاریخ
اور روز کے بیشک خوب ہی کیونکہ ثابت ہی کہ اللہ و رسول کے ذکر کے وقت رحمت خدا
نازل ہوتی ہی بلکہ علما صلحا کے ذکر مین بہی رحمت اور ترقی ہی پھر جو شرع مین علی العموم
بے تعین ہی خاص کرنا اور روز معین سمجھنا بدعت ہی اور وفات کی مجلس تو کہین حدیث سے
ثابت نہین ہی اور مولود پڑہنے پڑہتے جو ولادت کے وقت کہڑے ہوتے
ہین یہہ بہی بدعت ہی شرع سے ثابت نہین اگر تعظیم ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صحابہ کے زمانے میں تھی موجود سبب موجود ہونے کے وہ مقرر بدعت
اور یہی حضرت ابوبکر صدیق کا عرس کسی صحابہ نے نکیا بڑا تعجب ہی اور لطف یہہ
ہی کہ اب عرسون میں راگ باجا گاگر پڑنا اور خرافات ایجاد ہوئے یہان تک کہ
بعضے مقام میں بسنت جو خاص عید ہندؤن کی ہی ہونے لگا ہاے ظلم ہوئیگا
بدعت ہوا اور عجیب یہہ ہی کہ حضرت سالار مسعود غازی کا عرس جسکا نام شادی
رکھتے ہیں ہمیشہ جیٹھے ہندی حساب سے کرتے ہیں اور سامان بناتے ہیں اور
جماع و غسل ثابت کرتے ہیں نعوذ باللہ منہا یہہ بزرگوار ان باتون سے بیزار ہیں
اور میلادون میں جو منتیں اور مرادیں مانگتے ہیں صاف شرک ہی ایک نسخہ میں
اوسکے رد کو کافی ہی اور جب عرس کا حال معلوم کیا یہی حال ہی سب رسمین فاتحہ کا
روز مقرر کرکے میت کا تیجہ دسوان بیسوان چالیسوان سہ ماہی ششماہی
برسی ٹہرالین یہہ نئی شریعت باندہنے والے ہوئے پیغمبر اور صحابہ اور امامون کا
دین کچھہ نہوا یہہ بڑے مسلمان ہیں تیجے میں مجلس قرآن خوانی کرتے ہیں تیسرا
دن مقرر اور پہول اور میٹہا خوشبو لگانا سب بدعت ہی قرآن مقرر ثواب جب
بے حکم شرع دن مقرر کیا بدعت ہی کتاب اذکار اور دوسری کتابون
میں موجود ہی کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود نے مغرب کے بعد دیکھا کہ جمع
ہوکر کلمہ کا ذکر کرتے ہیں فرمایا بدعت ہی تم سے بہتر کو دیکھا نکرتے تھے پہر اب
مسجد چہوڑ اور ہمارے کلام سے ملا لو باقی تیسرے دن خوشبو لگانا عورتون کو

میعو وقت و زمان نہین ہی ہان جن
دونون خواہ راتون میں ثواب
عبادت زیادہ ہی اور عید میں کرنا
البتہ خوب ہی اور جو ضعیف فاقون کی
بنا رکھیں ہیں قابل عمل نہین کہ شرع
اور عقل سے کچھہ علاقہ نہین رکھتا ہی

سند یہی قرآن وحدیث یا مجتہدون کے کلام سے چاہیے اگر عقل بری
کو دخل دیجیے تو جس گھر مین قرآن پڑھا گیا سب در و دیوار متبرک ہی اور
پڑھنے والا تو سراپا متبرک مگر جاہلون کی سمجھ پر افسوس ہی کہ کھانا سامنے
رکھنے سے متبرک ہوا اور میان جی فاتحہ پڑھنے والا میان جی رہا کچھ عزت نہوئی
وقت پڑے سخت و سست بھی سنے گا یہی حال سب عرسون کا اور فاتحون
کا ہی سمجھ رکھو گیارہوین ہو ستر ہوین خواہ دوسرا آب رجب کا مہینا نہایت
بزرگ ہی شرع مین ستائیسوین کا روزہ ایک روایت ضعیفہ سے مستحب ثابت
ہی اب وہ روزہ جاہلون کے ذہن مین ہزارہ روزہ ٹھیرا اور وہ روزہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانتے ہین دودھ بہات فاتحہ کرتے
ہین یہہ روزہ سوائے خدا کسیکا نہین اور دودھ بہات کی خصوصیت بیجا
اور بعض بلاد اسلام مین شب معراج کی بڑی دھوم دہام ہوتی ہی منبر
رکھا جاتا ہی خطبہ رجبے کا پڑھتے ہین یہہ بہی صحابہ اور تابعین سے ثابت نہین
وہ شب معراج حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی شعبان کا مہینا
متبرک مہینا چودہوین تاریخ کی شام پندرہوین شب برات ہی اسمین روزی
تقسیم ہوتی ہی دفتر زندون مردون کا تیار ہوتا ہی عبادت کا بڑا ثواب رات
کو عبادت کرے دن کو روزہ رکھے اس سے زیادہ کچھ ثابت نہین ہی یہان
کیا کیا خرافات ایجاد ہوئے شعبان کی تیرہوین تاریخ کو عرفہ کہتے ہین اور

اور پورے روزے بہی شاد رمضان کو سمجہتے ہین خدا ہدایت کرے باقی بدعات جو
ختم تراویح مین جو اپنے [illegible] بہت جاری ہین خود شیخ عبد الحق دہلوی نے
ذکر کیا ہے جیسے متبرک جانا اور [illegible] خطبہ پڑہنا یہہ روایت صحابہ اور تابعین کے
وقت نہین تہی دین کی [illegible] بہت چاہتے تہے یہہ لوگ اون سے بہی بڑہ گئے
شوال ذیقعدہ ذی الحجہ تین مہینے حج کے ہین اور اللہ جل شانہ کے نزدیک
بڑی عظمت والے اسی مین بدعات کم ہین دونون عید کی نماز واجب ہے اور
عید فطر مین جو پہلی شوال کو ہے صدقہ فطر دیتے ہین اور عید الضحے کی جو دسوین
ذیحجہ ہے قربانی کرتے ہین پر عید فطر مین رسمین فاتحہ مردون کا اور عید قربانی
مین فاتحہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا ضروریات سے سمجہتے ہین یہہ زیادتی
ہوگئی ہے اور عید قربان کی نوین کا عرفہ ہے شرع مین اسکو عرفہ کہتے ہین یہہ
دن متبرک ہے حاجی لوگ عرفات پہاڑ پر جمع ہوتے ہین اسی کا نام حج ہے پہر خانہ
کعبہ کے گرد گہومتے ہین حج تمام ہوتا ہے یہان جاہلون نے طرح طرح کے فساد
ڈال رکہے ہین کوئی کسی مقام مین جمع ہوکر عرفے کی نماز ننگے سر حاجیون کی
مشابہت سے پڑہتا ہے اور کوئی کسی بزرگ کے مزار پر یون حج ادا کرتے
ہین نعوذ باللہ منہا اور حج کا میلہ دیکہکر نادانون نے بزرگون کے گہر کا
میلہ مقرر کرلیا اور بعضے بعضے میلون کے ارکان و شرائط ٹہیرا لیے ہین جیسے
حج کے پہر قبرون پر میلہ کرنا شرع مین کہین جائز نہین یہہ عبادت مشابہ

مخالفت اپنے پیغمبر کی کرتے ہین ہاے کیا اسلام ہی اور بعضے نیم ملا سند پکڑتے ہین کہ شیخ عبدالحق دہلوی نے گنبد بنانا پکی قبر جایز لکہا ہی اور فتادی درمختار مین تخصیص یعنے پکی قبر کی روایت آئی ہی اون سے پوچہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا کہنا سند ہی یا شیخ عبدالحق اور درمختار والے کا اور پر ہو چکا ہی کہ مجتہدون کی تابعداری اسواسطے ہی کہ پیغمبر کی تابعداری ہی جب کوئی حدیث صحیح ہوئی اصل مذہب ہی وہی پہر شیخ عبدالحق دہلوی کہ مجتہد نہین ہین حدیث کے مقابلے مین کب سنے جائین گے اور اس حدیث کو جسمین منع ہی عمارت کا اور پکی قبر کا شیخ عبدالحق نے خود صحیح لکہا ہی کچہہ اعتراض نہین کیا اپنی عقل سے درستی عمارت لکہا ہی قابل سننے کے نہین ہی ایسے ایسے خیال شیطان دلمین ڈالکر گمراہ کرتا ہی اور اس خرافات کو بزرگون کی عظمت سمجہتے ہین اور جب متون فقہ مین منع تخصیص موجود ہی فتاوی کی سند جو بلفظ قیل ہی صحیح نہین اور ذیقعد کا مہینا سب اعمال سے خالی اسواسطے جاہل اسکو خالی کہتے ہین دوسری قسم کی رسم جو کافرون سے لیا ہی بہت ہین مرنے مین نوحہ کرنا یعنے بین سے رونا تین دن سے زیادہ مردے پر سوگ کرنا یعنی سنگار کی چیز ترک کرنا مگر اگر شوہر مرے چار مہینے دس دن سوگ کرے اور پانچک مین جو مردہ مرے اوسکے ساتہہ پانچ چڑیا ذبح کرکے یا پانچ گڑیا بناکر دفن کرنا اوس سال کی عیدین سونیان نہ ٹھانہ پکانا اوری

یہہ کیا ضرور کہ جو زنا کرے شراب بہی پیوے چوری بہی کرے جوا بہی
کہیلے نماز روزہ بہی چہوڑے کیا عقل ماری گئی ہی اتنا نہین سمجہتے کہ گناہ
کا انبار جتنا ہی ہلکا ہو غنیمت ہی اب اسے مسلمانو ذرا اس خبر اپنی ہین سوچو
اور سر گریبان مین ڈالو دیکہو تو ہم کیا عرض کرتے ہین اگر کچہہ نفسانیت
سے عرض کرتا ہون نہین متنبہ کرو والحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع شکر ہی اوس خدا کو کہ جسنے متقیون کو خلعت اتقا سے
سرفراز کیا اور درود و ثنا اوس سید المتقین پر کہ عوام مسلمین کو بتعلیم
کلمۃ التقوی متقین بنایا اما بعد رسالہ **تقوی** کہ از تصنیفات بابرکات
جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول مقدام الفقہاء و المحدثین امام
الفضلاء و المفسرین نتیجۃ المنطقین نخبۃ الکاملین المہاجر الی اللہ العلی
مولانا بالفضل و الجود و الکرم اولانا مولوی الحافظ الحکیم الزاہد الحاج
سخاوت علی الجونفوری حفظہ اللہ یغفرانہ المعنوی و الصوری سابقًا
حلی طبع سے محلی ہوکر قلادہ اجیاد شایقین ہوا تہا الا فی زماننا ہذا بحضیض
کمیاب مثل در نایاب کے نایاب ہو گیا تہا اور شوق شایقین کی یہہ کیفیت
تہی کہ ہر اطراف و جوانب مین اوسکی تلاش مین سراسیمہ و پریشان سرگردان
و حیران تہے حتی کہ اکثر خطوط امصار و اقطار سے اوسکے طلب مین آیا

آخر کو ہر شخص کو اقاصی و ادانی تک اوسکا ہونا نہایت بایاب ... مصنف مدوح ... مولوی حافظ ابو المحمد ... مطبع کی طرف ... بسعی و
کام و اہتمام بلیغ مولانا الامام محمد حسن کی
اہتمام کارگزاران مطبع لکہنو فروغ
چہپکر شایع و ذایع ہوا [illegible]
عوام مسلمین و کافہ مومنین کو اس
سے ہدایت عام و برکت تام حاصل
[illegible]

دینی و دنیوی کو برلاوے آمین ثم آمین
والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی
سید المرسلین فقط

العبد حافظ عبد [illegible] مہتمم
مصحح [illegible]